خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
213029
CPL 61
جلد 48-83 نمبر 13 | جمعرات 16 رمضان۔1418ھ 15 صلح 1377ہش 15 جنوری 1998ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کوئی شخص محبت الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہو جائیں۔ اول تکبر کو توڑنا جس طرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے گر کر زمین سے ہموار ہو جائے۔ اسی طرح انسان کو چاہئے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دور کرے۔ عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے اور دوسرا یہ ہے کہ پہلے تمام تعلقات اس کے ٹوٹ جائیں جیسا کہ پہاڑ گر (-) (ٹکڑے ٹکڑے) ہو جاتا ہے۔ اینٹ سے اینٹ جدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی اس کے پہلے تعلقات جو موجب گندگی اور الٰہی نارضامندی تھے وہ سب تعلقات ٹوٹ جائیں اور اب اس کی ملاقاتیں اور دوستیاں اور محبتیں اور عداوتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جائیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 511)

پریس ریلیز

جماعت احمدیہ پُرامن اور قانون پسند جماعت ہے

ترجمان جماعت احمدیہ

ربوہ (پ-ر) جماعت احمدیہ کے ترجمان صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ایک پریس ریلیز میں کہا ہے کہ

مورخہ 11- جنوری 1998ء کی روزنامہ "جنگ" لاہور میں عبداللہ لدھیانوی کا حضرت امام جماعت احمدیہ کے بارہ میں بیان شائع ہوا ہے کہ "امام جماعت احمدیہ نے پاکستانی علماء کے قتل کا خود اعتراف کرلیا ہے"۔

لدھیانوی صاحب کا یہ بیان سراسر جھوٹ، افترا اور شرانگیزی پر مبنی ہے۔ جہاں تک امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے بیان کا تعلق ہے انہوں نے تو پاکستان کے حالات کو بیان کیا جو آئے دن اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ اور اخبارات نے برملا طور پر گذرنے والے سال کو نحوستوں اور ہلاکتوں اور بحرانوں کا سال قرار دیا ہے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے اس صورتحال کو سامنے رکھ کر حضرت امام جماعت احمدیہ نے یہ نصیحت کی کہ ملک کی سلامتی اور بچاؤ کیلئے ان کے پیروکار خاص طور پر دعائیں کریں۔ ورنہ اس ملک کا انجام مزید بدتر ہوگا۔

جماعت احمدیہ کا سو سالہ کردار اس امر پر گواہ ہے کہ اس نے دہشت گردی اور قتل و غارت کو انتہائی مکروہ اور قابل نفرت گناہ سمجھا ہے۔ ایسی پرامن اور قانون کی پاسدار جماعت پر ایسا ناپاک الزام محض ایک شرارت اور فتنہ سامانی ہے۔ مولوی کی شرارت اور فتنہ انگیزی سے اخبارات بھی آگاہ ہیں مگر جب ایسی بے بنیاد خبروں کو موقر اخبارات نمایاں جگہ دیتے ہیں تو ذہنی صدمہ ہوتا ہے۔ مگر کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اخبارات کو کیا مجبوری لاحق ہے۔

اللہ ہمارے وطن کو اپنی امان میں رکھے۔

ہمارا سفر خدا کو پوری طرح پالینے کا سفر ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ہم اپنے مرنے تک جس سفر کو اختیار کرسکتے ہیں وہ خدا کی طرف قریب ہونے کا سفر ہے۔ خدا کو پوری طرح پالینے کا سفر ہے جو ہمارے سفر کا منتہی ہے وہ ایک ایسی ذات ہے جو ختم نہ ہونے والی ذات ہے، یہ خیال دل سے نکال دیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی کنہہ کو سمجھ سکتے ہیں۔ (-) اس جیسی کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ یعنی جو بھی مخلوقات ہیں وہ خالق کی پیدا کردہ ہونے کی وجہ سے خالق کا رنگ رکھتی ہیں مگر خود خالق نہیں۔ اس لئے مخلوق اور خالق میں ایک فرق ایسا رہے گا جسے مخلوق سمجھ نہیں سکتی کیونکہ اس نے جو بھی دیکھی ہے مخلوق دیکھی ہے، اپنے جیسے دیکھے ہیں اور اپنی مخلوق کے اندر خالق کوئی نہیں دیکھتا اور خالق اس سے مخفی رہتا ہے۔ جس طرح ہر آرٹ سے اس کا آرٹسٹ مخفی رہتا ہے۔ بڑی سے بڑی تصویر اٹھا کر دیکھ لیں جو دنیا میں بہت شہرت اختیار کر گئی ہو اس تصویر کو اگر شعور بھی ہو تو وہ جس دماغ نے اس کو جنم دیا، جس نے پیدا کیا، جن ہاتھوں' نے وہ عکاسی کی وہ اس کو نہیں سمجھ سکتے وہ اور چیز ہیں۔ مخلوق اور ہے خالق اور ہے۔ پس یہی وجہ ہے کہ فلسفیوں نے بہت زور مارے لیکن خدا تعالیٰ کی کنہہ کو نہ پا سکے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض قدیم چوٹی کے فلسفی اس مسئلے کو سمجھ گئے کہ خدا کی ذات کا سمجھنا مخلوق کے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔ اس پہلو سے اس کی ذات الگ رہے گی۔ مگر وہ صفات جو تخلیق میں جلوہ گر ہو چکی ہیں ان کو سمجھنا ہمارے لئے ممکن ہے اور انہی صفات کو سمجھنے کے حوالے سے ہمارا سفر آگے بڑھتا جائے گا یہاں تک کہ وہ مخفی در مخفی ذات اپنے بعض اور جلوے دکھائے اور ان جلووں میں ہمارا سفر اس کی طرف پھر ہمیشہ آگے بڑھنے لگے۔

یہ دنیا اور آخرت کا سفر ہے جسے ہم نے اختیار کرنا ہے مگر اگر باشعور طور پر اس سفر کے حقائق کو سمجھتے ہوئے اس دنیا میں ہم اس کا آغاز نہ کریں تو آخرت میں بھی یہ سفر نصیب نہیں ہوگا۔

از خطبہ 17 اکتوبر 1997ء

○○○

وقف جدید کے سال نو کا اعلان

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 2 جنوری 98ء کو وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"پس آج سے اپنی جماعت میں ایک پورے سیکرٹری وقف جدید برائے وقف نو مبایعین کو مقرر کریں۔

دوسرے سیکرٹری وقف جدید جو ہیں ان کا تعلق پہلوں کی تعداد بڑھانا ان کے بچوں کی فکر کرنا۔ بڑھتی ہوئی آمدنیوں سے ان کے چندے کو بڑھانا کام ہوگا"۔

سیکرٹریان وقف جدید حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ کی روشنی میں احباب جماعت سے چندہ وقف جدید کے وعدے ان کی استطاعت کے مطابق حاصل کریں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائے۔ اس طرح تمام اطفال و ناصرات اور کم عمر بچوں کو بھی شامل کریں اور یہ وعدے حاصل کرکے جلد از جلد دفتر کو روانہ فرماویں۔

ناظم مال وقف جدید

درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب ابن حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث بابرکت ایام میں جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان دنوں دعا کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ ہم سے راضی ہو۔

ولادت

○ مکرم عبدالاعلیٰ رشید صاحب کارکن نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 98-1-4 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام مائرہ کومل تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم رشید احمد ضیاء صاحب کارکن دارالقضاء ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری لطیف احمد کاہلوں ساکن چک 33 دھاروالی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر، نیک اور خادمہ دین بنائے۔

دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

15 صلح 1377 ھش　　　15 جنوری 1998ء

ہر بات خدا کے لئے

بظاہر بات تو عجیب سی لگتی ہے۔ لیکن ہے سچی۔ یہ کہ نیکی میں بھی بدی کا حصہ ہو اور تقویٰ میں بھی شیطانی ملاوٹ ہو۔ آخر ریاء اور کس بات کا نام ہے۔ ریاء ایسی بدی کا نام ہے کہ انسان کرے تو نیکی لیکن اس کے دل میں یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں کو دکھائے اور اسے لوگ نیک کہیں اور اس طرح اس کے نیک کہے جانے سے اس کے کام نکلیں۔ حالانکہ اگر وہ نیکی کرتا ہے تو خدا کے لئے کرنی چاہئے۔ اس کا اجر خدا پر چھوڑ دینا چاہئے۔ اس کا جو بھی نتیجہ نکلے وہ اسے خدا تعالیٰ کی عنایت سمجھے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ بظاہر انسان نیکی کرتا ہے۔ اور لوگوں کو وہ نیکی ہی نظر آتی ہے لیکن دل میں کچھ اور ہوتا ہے۔ تقویٰ کا بھی یہی حال ہے۔ تقویٰ خالص نہ ہو تو اس میں شیطانی ملاوٹ ہوتی ہے۔ صرف تقویٰ کافی نہیں تقویٰ کو خالص کرنا چاہئے۔ اور خالص تقویٰ کا یہ مطلب ہے کہ نیکی کرے تو خدا کے لئے کرے۔ اور بدی چھوڑے تو خدا کے لئے چھوڑے۔ گویا کہ اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کا مقصود حیات خدا تعالیٰ ہے۔ جو کچھ بھی وہ کرتا ہے یا جس بات سے بھی گریز کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہونا چاہئے۔ جس بات میں شیطانی حصہ شامل ہو اسے تو خدا ہرگز پسند نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے شریک بنانا پسند نہیں کرتا اس لئے وہ شیطان کو اپنا کسی صورت بھی شریک بنتا دیکھ کر خوش نہیں ہو سکتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے تو یہ بھی ہم کو بتایا ہے کہ اگر کسی کام میں کچھ حصہ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا تو وہ سارے کا سارا کام شیطان ہی کے لئے ہو جاتا ہے۔ شیطان تو ایسی باتوں سے خوش ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے لئے ایسی باتیں نہایت ناپسندیدگی کا باعث ہیں۔

پس ہمیں نہ صرف نیکی کرنی چاہئے اور بدی چھوڑنی چاہئے بلکہ نیکی بھی خدا کی خاطر کرنی چاہئے اور بدی کو بھی خدا ہی کی خاطر چھوڑنا چاہئے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے یا جو کچھ مل گیا جو کچھ ہمیں ملنے کی توقع رکھنی چاہئے وہ خدا ہی سے ملتا ہے۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہماری کسی بات میں ہمارے کسی فعل میں شیطانی حصہ نہ ہو یعنی ساری کی ساری بات اور سارے کا سارا فعل خدا کے لئے ہو۔ ہم ہمیشہ خدا پر نظر رکھیں کہ اسے کیا پسند ہے اور کیا ناپسند۔ اور اسی کے مطابق اپنی زندگی ڈھالیں۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو یقیناً ہم اپنے مقصود حیات کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

ہر شعبۂ حیات میں سچ جھوٹ کی ہے جنگ
سچ پوچھئے تو لوگوں کا اب قافیہ ہے تنگ
اک دوسرے سے ڈرتے ہوئے کٹ رہے ہیں دن
باتیں ہیں اس طرح کی کہ ہیں توپ اور تفنگ
کوئی تو آ کے جھوٹ کی گردن مروڑ دے
مولا کریم بھیج دے ایسا کوئی دبنگ

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

مجلس کارپرداز- ربوہ

ہم ممبران مجلس کارپرداز ربوہ مکرم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ امیر مقامی۔ ناظر اعلیٰ و صدر صدر انجمن احمدیہ کی وفات پر انتہائی دکھ اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سایہ خاص میں بلند مقام نصیب فرمائے۔ اور اعلیٰ مقامات آپ کو عطا کرے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب جوانی سے ہی سلسلہ کے ہر کام میں ہمیشہ کمربستہ رہتے تھے۔ اور کبھی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں نہایت اہم شعبوں پر آپ کو بحیثیت ناظر امور عامہ' ناظر امور خارجہ کام کرنے کی سعادت ملی۔ آپ کی غیر معمولی صلاحیتوں کے پیش نظر حضرت امام جماعت الثالث نے صدر انجمن احمدیہ کے نہایت اعلیٰ عہدہ "ناظر اعلیٰ" پر آپ کا تقرر فرمایا اور وفات تک بھرپور وفا کیساتھ اس اہم ذمہ داری کو آپ نے نبھایا۔ 1984ء سے حضرت امام جماعت الرابع نے صدر صدر انجمن احمدیہ کا عہدہ بھی آپ کے سپرد فرمایا جو تا وفات آپ کے سپرد رہا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو یہ اعزاز بھی حاصل رہا کہ حضرت امام جماعت الثالث اور حضرت امام جماعت الرابع کی ربوہ سے غیر موجودگی میں آپ بطور امیر مقامی ربوہ۔ فرائض بجا لاتے رہے۔ اور بالخصوص حضرت امام الرابع کے لندن جانے کے بعد سے مسلسل 14 سال تک بحیثیت امیر مقامی آپ نے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ جو ایک غیر معمولی اعزاز تھا۔

ہم ممبران حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات پر حضرت امام جماعت الرابع اور حضرت میاں صاحب کے تمام لواحقین سے اظہار افسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

ہم ہیں ممبران مجلس کارپرداز ربوہ

○○○

مریم پرائمری سکول ربوہ

ہم اساتذہ اور طلباء مریم پرائمری سکول دارالنصر ربوہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے آپ کی ساری زندگی خدمت دین میں گزری۔ ہر خاص و عام کی حاجت روائی فرماتے تھے اور اخلاق فاضلہ کے انتہائی اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔ آپ امام جماعت اور نظام جماعت کے سچے عاشق تھے۔ اس معاملہ میں کسی کی کوئی بات برداشت نہیں کرتے تھے۔ احباب جماعت آپ کی بطور ناظر اعلیٰ' امیر مقامی اور صدر صدر انجمن احمدیہ کی لمبا عرصہ خدمات کو کبھی فراموش نہ کر سکیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جماعت کو اس عظیم صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وسیمہ مجیب ہیڈ مسٹرس اور ٹیچرز

○○○

الصادق ماڈرن نرسری سکول ربوہ

ہم جملہ سٹاف ممبران الصادق ماڈرن نرسری (پری) سکول ربوہ اپنے اجلاس عام میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی خادم خاندان حضرت بانی سلسلہ کے درخشندہ گوہر' صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی کے 10 دسمبر کو رحلت فرما جانے کی خبر پا کر نہایت دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی حیات مبارکہ میں رحمت کا سلوک فرماتے ہوئے کئی اہم جماعتی عہدوں پر فائز فرما کر جماعت کی نہایت اہم اور تاریخی خدمات بجا لانے کی سعادت نصیب فرمائی۔ آپ کی سلسلہ کی مثالی خدمات اور امامت کے ساتھ محض للہ خاکساری اور انکساری کا نہایت مضبوط اور خادمانہ تعلق اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی اور اپنے رفقاء کے ساتھ ہمیشہ نہایت مہربانہ اور مشفقانہ سلوک 'گویا کہ آپ کی زندگی کی ہر جہت تاریخ احمدیت کا ایک درخشندہ اور قابل تقلید باب ثابت ہوئی ہے۔

ہم رب العزت کی بارگاہ میں دل کی گہرائیوں سے عرض کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم اپنے خاص فضل اور رحم سے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور آپ کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے۔ آپ کے خاندان' تعلق داروں اور جماعت کو صبر جمیل کی توفیق بخش کر ہم سب کو صاحبزادہ صاحب کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی بھی توفیق بخشے۔ آمین

محتاج دعا
پرنسپل 'نصیر احمد و ڈائریکٹر اینڈ منسٹریٹر الصادق ماڈرن نرسری سکول ربوہ۔

○○○

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

اب اللہ تعالیٰ وہ ترکیب بتاتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان اپنے نظام کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ چنانچہ کلام الٰہی کی تعلیم کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ہدایت کے دنوں میں ان احکام کی پابندی کرنا اور ان کا خیال رکھنا۔ تب ہی تم تنزل سے بچ سکو گے۔ ورنہ ترقیات قائم نہ رہ سکیں گی۔

کلام الٰہی نے سب سے مقدم حکم توحید کے قیام اور شرک کے رد کا دیا ہے۔ جب دنیا میں حکومتیں ملتی ہیں تو ساتھ ہی توہم پرستی اور شرک بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جہاں ترقیات کی (پیش خبری) کی وہاں آئندہ کے خطرات سے بھی بچنے کا حکم دیا۔ اور ان سے آگاہ کر دیا۔ توحید کو اس لئے مقدم رکھا ہے کیونکہ کوئی گناہ بغیر شرک کے پیدا نہیں ہوتا۔

میرے نزدیک سب گناہ دراصل شرک ہی کی شاخیں ہیں۔ گناہ کا مرتکب انسان اسی لئے گناہ میں مبتلا ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات پر کامل ایمان اور توکل نہیں رکھتا۔ توحید کا مسئلہ نیکیوں کے لئے بطور ایک بیج کے ہے۔ تمام مذاہب اور تمام اخلاق اسی مرکز کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ اگر توحید کا عقیدہ نہ اختیار کیا جائے تو قانون قدرت اور قانون الٰہی دونوں کی بنیاد ہل جاتی ہے قانون الٰہی کا تعلق تو واضح ہی ہے۔ مگر قانون قدرت کی تمام ترقیات اور سائنس کی تمام تر بنیاد بھی توحید پر ہی ہے۔ کیونکہ اگر مختلف خدا مانے جائیں تو ان کے مختلف قانون ہونے چاہئیں یا پھر کم از کم اس میں مختلف تبدیلیاں ہوتی رہنی چاہئیں۔ اور اگر ایسا ہو یعنی ایک اٹل قانون اور ایک قائم سلسلہ قانون قدرت کا دنیا میں جاری نہ ہو۔ تو تمام علمی ترقیات یکدم بند ہو جائیں گی کیونکہ سائنس کی ترقی اور ایجادات کی وسعت کی بنیاد اسی پر ہے کہ دنیا میں ایک منظم اور نہ بدلنے والا قانون جاری ہے۔ اگر انسان کو یہ خیال ہو کہ عالم میں کوئی نظام نہیں یا یہ کہ نظام بدلتا رہتا ہے تو وہ کبھی بھی قانون قدرت کی باریکیوں کے دریافت کرنے کی طرف توجہ نہیں کر سکتا۔

توحید پر یقین رکھنے کا حکم دینے کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف ہی توجہ دلاتے ہیں۔ وہ طبعی قانون کا ایک ایسا ظہور ہیں جو قانون (دینی احکام) کی طرف لے جاتا ہے۔ کیونکہ مبدی (پیدا کرنے والی ذات) پر دلالت کرتے ہیں۔ والدین کے ذریعہ سے پیدائش بتاتی ہے کہ انسان اتفاقی طور پر نہیں ہو گیا۔ اس سے پہلے کوئی اور تھا۔ اور اس سے پہلے کوئی اور۔ غرض ایک لمبا سلسلہ تھا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر شہادت ملتی ہے۔

بغیر تناسل کے اصول کے انسان کا ذہن مبدا کی طرف جا ہی نہیں سکتا تھا۔ اگر یہ نظام نہ ہوتا تو انسان کو اس لمبی کڑی کی طرف کبھی توجہ ہی نہ ہوتی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی سلسلہ تناسل یہ بتاتا ہے کہ انسانی پیدائش کی غرض اور اس کا مقصد بہت بڑا ہے پس توحید کے حکم کے بعد والدین کے متعلق احسان کا حکم دیا کیونکہ ایک احسان کی قدر دوسرے احسان کی قدر کی طرف توجہ کو پھراتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک تو یہ حکم دیا ہے کہ خدا کے سوا کسی کو معبود نہ بناؤ۔ اور ایک یہ کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اس جملہ میں کیا لطیف رنگ اختیار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا انسان بدلہ نہیں دے سکتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے ذکر میں یہ بیان کیا کہ احسان تو تم کر نہیں سکتے پس ظلم سے تو بچو۔ لیکن والدین کے احسان کا بدلہ دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ان کے بارہ میں مثبت حکم دیا۔

یہ بتایا گیا ہے کہ اگر وہ تمہاری کفالت میں بھی ہوں تو کچھ نہ کہنا۔ کجا یہ کہ وہ الگ رہتے ہوں۔ اور پھر بھی تمہارے ہاتھوں تکلیف پائیں۔

کفالت کی خصوصیت اس لئے فرمائی۔ کہ ہر وقت کے پاس رہنے سے اختلافات زیادہ رونما ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی قاعدہ ہے کہ انسان جس پر خرچ کرتا ہے اس پر اپنا حق بھی سمجھنے لگتا ہے۔

○○○

تلقینِ عمل

"ایک تو نوجوانوں کو تعلیمی ڈگریوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور دوسرے انہیں کوئی نہ کوئی ہنر سیکھنا چاہئے۔ تیسرے میں اس امر کی طرف توجہ دلائے بغیر نہیں رہ سکتا کہ عام طور پر ہماری جماعت کے دوستوں میں اور شاید باقی لوگوں میں بھی منہ کو صاف رکھنے کی عادت نہیں پائی جاتی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جب وہ بات کرتے ہیں تو ان کے منہ سے اتنی شدید بو آتی ہے کہ سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ حالانکہ دانتوں کی صفائی سے معدہ اچھا رہتا ہے۔ اور معدہ کی مضبوطی سے انسانی صحت اچھی رہتی ہے پس میں خدام الاحمدیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ مہینہ میں ایک دفعہ اس کا امتحان لیا کریں۔ جس کا طریق یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ناک کے پاس آکر اپنا سانس چھوڑو تاکہ دوسرا بتائے کہ تمہارے تنفس سے بو آتی ہے یا نہیں۔ گھریلو تعلقات پر اس چیز کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ قریب ترین تعلق میاں بیوی کا ہوتا ہے۔ ان کے آپس میں کئی دفعہ جھگڑے ہوتے رہتے ہیں اور بالکل ممکن ہے کہ وہ اپنی ذات میں یہ سمجھتے ہوں کہ ان جھگڑوں کی فلاں فلاں وجوہ ہیں۔ لیکن درحقیقت اس کی وجہ یہ ہو کہ مرد کے لئے عورت کے منہ کی بدبو ناقابل برداشت ہو۔ وہ اس بات کو ظاہر نہیں کرے گا۔ لیکن آہستہ آہستہ اس کے دل میں یہ خیالات پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے کہ اگر میں اپنی بیوی کو چھوڑ دوں اور کسی اور سے شادی کر لوں تو اچھا ہے۔ پس یہ ایک نہایت ہی اہم چیز ہے۔ مگر اس کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ زندگی کے اہم ترین امور میں سے ہے۔ صحت کا اس سے تعلق ہے۔ سوشل تعلقات پر اس کا اثر پڑتا ہے اور مذہب نے بھی اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ (-) زور دے کر کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص پیاز کھا کر بیت میں آجاتا ہے یا لہسن کھا کر بیت میں آجاتا ہے۔ تو فرشتے اس کے پاس نہیں آتے۔ اب فرشتے تو ہر جگہ ہیں۔ پاخانہ میں انسان جاتا ہے تو اس وقت بھی فرشتے ساتھ ہوتے ہیں لہسن کے کھیت میں بھی فرشتے ہوتے ہیں پیاز کے کھیت میں بھی فرشتے ہوتے ہیں۔ پھر اس کے معنے کیا ہوئے۔ درحقیقت اس جگہ فرشتہ سے مراد آسمان کا فرشتہ نہیں۔ وہ تو پاخانہ میں بھی جاتا ہے۔ لہسن کے کھیت میں بھی جاتا ہے۔ پیاز کے کھیت میں بھی جاتا ہے۔ اس جگہ فرشتہ سے شریف الطبع اور نازک مزاج انسان مراد ہیں جن کے لئے بو ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ اور جو اس سے دور بھاگتے ہیں۔ اسی لئے اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ مجالس میں آؤ تو عطر وغیرہ لگا کر آؤ تاکہ لوگوں کے اجتماع کی وجہ سے بو پیدا نہ ہو۔"

○○○

انعامات کی تقسیم کے متعلق میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ چاہئے تھا کہ نوجوانوں کی ایسے رنگ میں تربیت کی جاتی کہ انہیں معلوم ہوتا کہ اس موقعے پر انہیں کس طرح کام کرنا چاہئے۔ جب کسی نوجوان کو انعام دیا جاتا ہے تو اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ نوجوانوں کے دلوں میں بھی تحریک پیدا ہو کہ وہ بھی ویسے ہی کام کریں۔ اور دوسروں کے دلوں میں تحریک کا ثبوت اس طرح مل سکتا ہے کہ وہ اس میں دلچسپی لیں۔ یوں تو انعام دینے والا دوسروں کے لئے دل میں بھی دعا کر سکتا ہے۔ مگر میں نے جو طریق جاری کیا تھا۔ کہ دوسرے "بارک اللہ لک فیہ" کہیں تو اس کی غرض یہ تھی کہ دوسروں کے دل میں ایسے کاموں کی رغبت پیدا ہو مگر انعامات کی تقسیم کے وقت باقی سب لوگ خاموش رہے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری یہ ہدایت انہیں فراموش ہو چکی ہے۔ ان کا فرض تھا کہ جب کسی کو انعام ملتا تو وہ بلند آواز سے بارک اللہ لک فیہ کہتے۔ دوسری عجیب بات میں نے یہ دیکھی ہے کہ انعام لینے والوں کو بھی یہ معلوم نہیں کہ انہیں کیا کہنا چاہئے۔ ان میں سے بعض نے بارک اللہ لک فیہ کہہ دیا حالانکہ انعام دینے والا کہتا ہے۔ بارک اللہ لک فیہ خدا تجھے برکت دے اور اس انعام کو تیرے لئے فائدہ بخش بنائے اور یہ انعام تیری آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ ہو۔ اور انعام لینے والا کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے۔ کیونکہ انعام دینے والے نے اسے انعام بھی دیا اور دعا بھی دی۔ پس یہ اسی کے شکریے میں دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس نیکی کی جزاء عطا فرمائے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے (دینی تعلیم) نے سکھایا ہے کہ جب کوئی شخص کھانا کھائے تو فارغ ہونے پر کہے (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) اب یہ عقل کے بالکل خلاف بات ہو گی۔ اگر کھانا کھلانے والا (یہ بات) کہے اور کھانا کھانے والا خاموش رہے۔ پس انعام دینے والے کے لئے مناسب فقرہ یہ ہے بارک اللہ لک فیہ اور انعام لینے والے کے لئے مناسب فقرہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے۔ یعنی جنہوں نے انعام دیا اللہ تعالیٰ ان کی اس نیکی کو قبول کرے۔ اور انہیں اس کا نیک بدلہ دے۔ پس آئندہ کے لئے یاد رکھو کہ جب انعام دینے والا بارک اللہ لک فیہ کہے تو دوسرے بھی یہ فقرہ زور سے کہیں تا انعام لینے والے کو محسوس ہو کہ سب نے اس کے کام کو پسند کیا ہے۔ اور وہ بھی اس کی خوشی میں شریک ہیں۔ اور لینے والا (اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے) کہے تا اس کے دل میں شکرگزاری کا مادہ پیدا ہو۔

غیبت کے متعلق بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اگر کسی کا کوئی سچا عیب اس کی عدم موجودگی میں بیان کیا جائے تو وہ غیبت میں داخل نہیں ہوتا۔ ہاں اگر جھوٹی بات بیان کی جائے تو وہ غیبت ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں غیبت کا اطلاق ہمیشہ ایسی سچی بات پر ہوتا ہے جو کسی دوسرے کو بدنام کرنے کے لئے اس کی غیر حاضری میں بیان کی جائے۔ اگر جھوٹی بات بیان کی جائے گی تو غیبت نہیں بلکہ بہتان ہو گا۔ (-) کسی کی عدم موجودگی میں اس کا سچا عیب بیان کرنا ہی غیبت ہے۔ وگرنہ اگر دوسرے کے متعلق جھوٹی بات بیان کی جائے تو یہ بہتان بن جائے گا۔ دین حق نے غیبت کی ممانعت کے متعلق جو حکم دیا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ بسا اوقات انسان دوسرے کے متعلق ایک رائے قائم کرتا ہے اور اپنے آپ کو اس رائے میں حق بجانب بھی سمجھتا ہے۔ لیکن درحقیقت اس کی رائے صحیح نہیں ہوتی۔ ہم نے بیسیوں دفعہ دیکھا ہے کہ ایک شخص دوسرے کے متعلق ایک قطعی رائے قائم کر لیتا ہے اور اسے یقین ہوتا ہے کہ میری رائے درست ہے لیکن ہوتی غلط ہے۔ ایسی صورت میں اگر دوسرا شخص سامنے بیٹھا ہو گا۔ اور اس کے متعلق کسی رائے کا اظہار کیا جائے گا تو لازماً وہ اپنی براءت کرے گا اور کہے گا کہ تمہیں میرے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرے اندر یہ نقص نہیں پایا جاتا۔ پس خواہ کسی کے نزدیک کوئی بات سچی ہو۔ جب وہ دوسرے شخص کی عدم موجودگی میں بیان کرتا ہے اور وہ بات ایسی ہے جس سے اس کے بھائی کی عزت کی تنقیص ہوتی ہے۔ وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اس طرح اس نے اپنے بھائی کو اپنی براءت پیش کرنے کے حق سے محروم کر دیا ہے۔

○○○

اللہ جل شانہ کی [illegible] فرمانبرداری اختیار کرو [illegible] محبت [illegible]
(حضرت امام جماعت احمدیہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوفیہ خانم-ایم-اے

ماہنامہ مصباح جون 1960ء

چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام بیت الفضل لنڈن

میرے اباجان چوہدری رحمت خان صاحب 1899ء میں موضع دھیر کے کلاں ضلع گجرات کے ایک معزز احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے ہمارے دادا جان حضرت چوہدری خوشی محمد کو خدا تعالیٰ کے فضل سے رفیق حضرت بانی سلسلہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اباجان اکثر اپنی ابتدائی تعلیمی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے کہ میں روزانہ صبح اٹھ کر وزیر آباد جو کہ دھیر کے سے کافی دور ہے پڑھنے کے لئے پیدل جاتا۔ کبھی کبھی دودھ اور گھی وغیرہ بھی اٹھایا ہوتا جس کے لانے کا میرے استاد محترم نے حکم دیا ہوتا۔ سکول سے واپسی اپنی والدہ محترمہ کا بعض کاموں میں ہاتھ بٹاتا۔

1918ء میں اباجان نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اور ٹریننگ لینے کے بعد ٹیچر کی حیثیت سے سکول میں کام شروع کر دیا اور ساتھ ہی ایف۔اے کے امتحان کی تیاری بھی کرنے لگے۔ اباجان نے خدا تعالیٰ کے خاص فضل، اپنی محنت اور خداداد ذہانت کی بناء پر ایف۔اے کا امتحان اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا اور وظیفہ کے مستحق قرار پائے۔ تاہم بی۔اے پرائیویٹ طور پر کیا اور پھر بی ٹی کرنے کے بعد مستقل طور پر زمیندارہ ہائی سکول گجرات میں پہلے سیکنڈ ماسٹر اور پھر ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر فائز رہے۔ اباجان کے شاگرد ہر محکمہ اور ہر عہدے پر ملتے ہیں۔ جب کبھی بھی اباجان کے ساتھ سفر کرنے کا موقع ملتا۔ ہر گاڑی میں اور ہر بس میں اباجان کو اپنے کئی شاگرد مل جاتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ اباجان کو ملنے والے شاگرد کی شکل تو یاد ہوتی مگر نام بھول چکے ہوتے آپ بڑی محبت وخلوص سے اپنے شاگردوں سے ان کی سروس۔ ان کے افسروں کے متعلق پوچھتے۔ شاگرد بھی بے حد احترام کرنے والے ہوتے۔ ایک دفعہ آپ کے قابل شاگردوں میں سے ایک جو آجکل بھی فوج میں بریگیڈئیر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ اباجان کو سکول میں ملنے کے لئے حاضر ہوئے۔ سکول کے کل طلباء کو ہال میں اکٹھا کیا گیا۔ اباجان نے اپنے اس ہونہار شاگرد کا تعارف اپنے نئے شاگردوں سے کروایا۔ چائے کا بھی انتظام تھا۔ لیکن بریگیڈئیر صاحب نے کہا چوہدری صاحب آپ موجودہ شاگردوں کے سامنے میرے کندھوں پر اسی پیار اور شفقت سے ایک دفعہ پھر تھپکی دے دیں۔ یہ تھپکی مستقبل میں اسی طرح راہنمائی کرے گی جس طرح آپ کی پرانی قیمتی نصائح۔ مجھے آپ کے مبارک ہاتھوں سے ایک تھپکی کی ضرورت ہے نہ کہ چائے کی۔

ابا محترم تقریباً 40 سال تک اپنی دھیر کے کی جماعت کے پریذیڈنٹ رہے۔ بچپن سے پنجوقتہ عبادات اور آخر شب کی عبادت کے پابند تھے۔ اپنے بچپن کا ایک واقعہ سنایا کرتے تھے جو کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ کے خاص تعلق اور لگاؤ کا ذریعہ بنا۔ اباجان ساتویں یا آٹھویں جماعت کے طالب علم تھے۔ اتوار کا دن تھا۔ سارا دن مختلف کاموں میں اپنے والدین کا ہاتھ بٹاتے رہے۔ ظہر ادا کرنے کے بعد کتابیں اٹھائیں اور باہر اپنے والد صاحب کے پاس چلے گئے تاکہ کام جو سکول سے ملا ہوا ہے وہ بھی کرلیں اور اگر کوئی مزید کام والد صاحب کے ساتھ کرنا پڑے تو وہ بھی کرلیں۔ جب اباجان اپنی پڑھائی میں مصروف تھے کہ ایک آدمی ہمارے دادا جان کو کہنے لگا۔ چوہدری صاحب آپ کا یہ بیٹا بہت ہی خوش قسمت ہے اور آپ خوش نصیب ہیں جن کو رحمت خاں ملا۔ خدا اس کو نظرِ بد سے بچائے۔ اباجان فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر گھر آئے تو ان کی ٹانگ سوجنا شروع ہو گئی۔ اور تکلیف بڑھتی گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد ٹانگ میں سے مادہ رسنا شروع ہو گیا آخر کار جب کوئی دوا کارگر ثابت نہ ہوئی تو ڈاکٹروں نے اباجان کی ٹانگ کاٹ دینے کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ ٹانگ کی ہڈی گلنا شروع ہو گئی تھی۔ وہ زمانہ اباجان کے لئے سخت آزمائش اور ذہنی بے چینی کا تھا۔ ادھر اپنی تعلیم کا حرج اور اپنا قیمتی سال ضائع ہونے کا غم اور ساتھ ہی اپنی ٹانگ ضائع ہو جانے کا فکر۔ حکیموں کا فیصلہ سننے کے بعد اباجان نے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپ تڑپ کر دعائیں شروع کر دیں۔ عمر صرف چودہ سال، خدا تعالیٰ سے اس کے اس نیک بندے یا نیک بچے نے ایک نیا عہد باندھا کہ اے میرے مولیٰ۔ اگر میری ٹانگ ٹھیک ہو گئی گو بظاہر یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے مگر تیرے لئے کچھ ناممکن نہیں۔ تو میں آخری سانس تک کوئی عبادت قضا نہیں کروں گا۔ اور تو ہی مجھے اس عہد کو نبھانے کی توفیق بھی عطا فرمانا۔ اباجان دعا کے بعد معلوم نہیں کن سوچوں میں تھے کہ اپنے ہاتھ سے اپنی ٹانگ کے گہرے زخم میں اپنی زخمی ہڈی کو ٹٹولا تو خدا کی قدرت سے ہڈی کا کچھ ٹکڑا جو گلا ہوا تھا ٹوٹ کر آپ کے ہاتھ میں آگیا۔ اور اباجان کی ٹانگ کا زخم کچھ عرصہ کے بعد دوائیوں کے استعمال کرنے سے بھر گیا اور آپ نے چلنا پھرنا شروع کر دیا اور اباجان کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح معجزانہ شفا عطا فرمائی۔ میں جب بھی اباجان کو دبانے بیٹھتی تو پنڈلی پر زخم دیکھ کر خدا تعالیٰ کی طرف سے معجزانہ شفایابی کا یاد کر کے جذبات تشکر سے بھر جاتی۔ اباجان نے اپنے رحیم وکریم رب سے باندھا ہوا عہد اس کی دی ہوئی توفیق سے اپنے آخری سانس تک نبھایا۔ آخر شب کی عبادات میں گڑگڑا کر دعا کرنے کی آواز میرے کانوں میں اس وقت بھی محسوس ہو رہی ہے۔ جس دن ہمیں داغ مفارقت دیا اس رات بھی عشاء کی عبادت سے فارغ ہو کر سوئے۔ مگر آخر شب کی عبادت پڑھنے کا وقت خدا تعالیٰ نے نہ دیا۔ اور سوئے ہونے کی حالت میں ہی آپ کو اپنے پاس بلالیا۔

میرے اباجان صرف خود ہی عبادات کے پابند نہیں تھے بلکہ اپنی اولاد کی تربیت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اس رنگ میں کی کہ آپ کی ساری اولاد پابند عبادات ہے۔ مجھے اپنے بچپن کا ایک واقعہ اب تک یاد ہے۔ ایک رات میں نے عشاء ادا نہ کی اور کوٹھے پر جا کر لیٹ گئی۔ خیال تھا کہ ابھی اٹھ کر پڑھ لوں گی مگر بچپنا تھا۔ جہاں لیٹی تھی وہیں سو گئی۔ اباجان جب بیت الذکر سے عبادت ادا کر کے آئے تو معلوم نہیں کہ اباجان کو کیسے خیال گزرا کہ صوفیہ نے عبادت نہیں پڑھی۔ سیدھے کوٹھے پر آئے۔ مجھے جگایا اور بڑے پیار سے پوچھا بیٹی عبادت پڑھی ہے؟ میں نے صاف صاف بتا دیا۔ کہ ابا جان نہیں۔ اس پر پوچھا۔ مغرب کی پڑھی تھی؟ میں نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ بڑے پیار سے فرمایا کہ میں تمہارے پاس بیٹھتا ہوں تم عبادت پڑھ لو تاکہ تمہیں ڈر نہ لگے۔

آخری دن کی بات ہے عبادت سے فارغ ہو کر آپ لیٹ گئے میں باورچی خانہ میں تھی۔ وہاں سے مجھے بلایا اور پوچھا۔ بیٹی تمہیں کتنا کلام الٰہی زبانی یاد ہے۔ پھر میری بڑی ہمشیرہ زبیدہ خانم صاحبہ سے اور بھائی جان سے جو وہاں ہی موجود تھے یہی سوال کیا۔ پھر میری طرف دیکھ کر اور مسکرا کر فرمانے لگے۔ میرا خیال تھا تمہیں میرے جتنا تو یاد ہو گا۔ مگر یہ تو میری خوش فہمی نکلی۔ صرف عزیزم مسعود بشیر کو میرے جتنا یاد تھا۔ میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ نے ہنس کر کہا کہ اباجان نے کل وقف عارضی پر جانا ہے اس لئے پہلے گھر کے افراد سے پوچھ رہے ہیں۔ یہ معلوم نہیں تھا کہ میرے بہت ہی پیارے اباجان آج رات ہی عارضی وقف کی بجائے مستقل وقف پر ہمیشہ ہمیش کے لئے جدا ہو کر چلے جائیں گے۔

اباجان نہایت درجہ صابروشاکر تھے۔ اپنی زندگی میں ان کو بہت سارے صدمات برداشت کرنے پڑے مگر ایک لفظ آپ کے مبارک ہونٹوں سے نہیں نکلا جو ان کو اپنے مولیٰ سے دور لے جانے والا ہو۔ اباجان نے جو صبر کا اعلیٰ نمونہ اپنے 26 سالہ نوجوان بیٹے کی دردناک وفات پر دکھایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ 28 فروری کی رات۔ گیارہ بجے کا وقت جبکہ اباجان احمدیہ ہوسٹل لاہور میں اپنے کمرہ میں سوئے ہوئے تھے۔ کہ امام بیت الفضل لندن محترم بشیر احمد رفیق صاحب کا تار جس میں بھائی جان مسعود احمد خاں جو کیمیکل انجنیئرنگ میں پی۔ایچ۔ڈی کے آخری سال میں تھے۔ Thesis وغیرہ بھی لکھ چکے تھے۔ کی بجلی کے حادثہ سے وفات کی اطلاع تھی ہوسٹل پہنچا۔ چونکہ گیارہ بجے کا وقت تھا اس لئے صرف دو تین طلبا نے جو اپنی پڑھائی میں مصروف تھے۔ تار وصول کیا۔ چونکہ یہ خبر کوئی معمولی خبر نہیں تھی اس سے ہارٹ فیل ہونے کا خطرہ تھا۔ اس لئے انہوں نے اس خبر کو اباجان سے چھپائے رکھا اور ربوہ ٹیلی فون پر چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم کو کہا کہ وہ اپنے نواسے کو جو اباجان کا پوتا ہے فوراً بھیجیں اور وجہ انہوں نے اباجان کی طبیعت کی خرابی بتلائی۔ چونکہ ٹیلی فون اباجان کے کمرہ میں تھا اس لئے ان طلباء نے پڑوس میں چوہدری بشیر احمد صاحب کے گھر سے جا کر ربوہ ٹیلی فون کیا۔ وہ ان سے ناراض ہوئے کہ تم لوگوں نے خبر چھپائی ہوئی ہے اور ہو سکتا ہے۔ کہ چوہدری صاحب نے مسعود بیٹے کی نعش کو پاکستان منگوانے کا انتظام کرنا ہو۔ اس وقت تک فجر کا وقت ہو چکا تھا۔ اباجان آخر شب کی عبادت وغیرہ سے ہو چکے تھے۔ اباجان نے اپنے کمرہ سے آکر عبادت کی امامت کی اور حسب دستور کلام الٰہی کا درس دیا۔ بعد میں اخبار لے کر لان میں بیٹھ گئے۔ مگر لڑکوں نے بجائے یونیورسٹی اور کالجوں میں جانے کے اباجان کے پاس آنا جانا شروع کر دیا اور نوکر کو جو اباجان دھیر کے سے ساتھ لے گئے ہوئے تھے کو مجبور کرنے لگے کہ تم فوراً چوہدری صاحب کو کمرے میں بلا کر ناشتہ کرواؤ۔ لڑکوں نے ناشتہ نہیں کیا۔ اور پھر اباجان کے کمرے میں آکر بیٹھ گئے۔ اباجان نے فرمایا بھئی تم لوگوں نے غالباً ناشتہ نہیں کیا۔ تم لوگوں نے تو جانا ہوتا ہے۔ میں نے تو گھر ہی رہنا ہوتا ہے مگر لڑکوں نے بہانے وغیرہ بنائے۔ جب اباجان نے ناشتہ وغیرہ کر لیا تو ان طلباء میں سے ایک بولے۔ چوہدری صاحب آپ نے ابھی تک مسعود صاحب کی شادی نہیں کی۔ اباجان مسکرا پڑے اور کہا کہ ابھی تو وہ پی۔ایچ۔ڈی کر رہا ہے آئے گا تو پھر..... پھر لڑکوں نے پوچھا کہ آپ کا گاؤں دھیر کے گجرات سے کتنا دور ہے اور وہاں جانے کا کیا انتظام ہے۔ اباجان نے فرمایا بھئی اصل بات مجھے بتاؤ۔ تم لوگوں نے یا تو آپس میں لڑائی جھگڑا کیا ہوا ہے یا ضرور کوئی ہوسٹل کا نقصان کر دیا ہو گا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ چوہدری صاحب ایک خبر ہے۔ کیا آپ اس کو برداشت کرلیں گے اباجان فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کہا کہ تم بتاؤ کیوں نہیں برداشت کروں گا مگر مجھے اس وقت یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہ خبر وفات کی ہو گی اور پھر یہ کہ مسعود کی وفات کی خبر ہو گی۔ چنانچہ انہوں نے اباجان کو اطلاع دے دی۔ کہ آپ کا بیٹا مسعود احمد لندن میں بجلی کے چمٹنے سے فوت ہو گیا ہے۔ رات گیارہ بجے تار آیا تھا۔ اباجان فرماتے تھے کہ مجھے پانچ منٹ کے لئے سکتہ ہو گیا۔ مگر میرے خدا نے میری دعا کے نتیجہ میں مجھے طاقت دی۔ میں نے پین اور پیڈ لیا اور اپنے بیٹوں کو ان کے سب سے چھوٹے اور چھ سال بچھڑے ہوئے بھائی کی وفات کی اطلاع دینی شروع کر دی۔ اس کے بعد اباجان نے مکرم ومحترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کو فون کیا کہ مسعود احمد لندن میں فوت ہو گیا ہے آپ جمعہ پر اس کا جنازہ خود پڑھا دیں۔ کیونکہ میں تو کل دھیر کے جا کر اس کی والدہ اور بہن کو اطلاع دوں گا۔ مگر چوہدری ظفراللہ خان صاحب اپنی اس نہایت ہی گہری محبت اور لگاؤ جو ان کو بھائی جان سے تھا کی وجہ سے فون پر ہی رو پڑے اور فرمایا کہ چوہدری صاحب میں مسعود کا جنازہ کیسے پڑھاؤں گا۔ مجھ میں طاقت نہیں۔ چنانچہ جب چوہدری صاحب نے جمعہ پڑھایا تو سارا خطبہ بھائی جان مسعود کی سیرت اور اخلاق پر مشتمل تھا۔ جب چوہدری صاحب فون پر رو پڑے تو اباجان نے فرمایا چوہدری صاحب صبر کریں۔ اس کا ذکر چوہدری صاحب نے بعد میں بہت دفعہ کیا اور کہا کہ میں تو رو رہا تھا اور مسعود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد کا باپ مجھے صبر کی تلقین کر رہا تھا۔

دوسرے دن ابا جان اپنے ایک عزیز اور قابل شاگرد چوہدری فتح محمد صاحب ڈائریکٹر آڈٹ کے ہمراہ دھیر کے تشریف لائے۔ وفات کی اطلاع ابا جان کے ارادہ کے خلاف ہی ہمیں ہو گئی تھی۔ ہماری تو جو حالت تھی وہ تھی ہی۔ ابا جان کو لینے کے لئے بہت لوگ اسٹیشن پر گئے ہوئے تھے۔ نہ ان لوگوں نے ابا جان سے ذکر چھیڑا اور نہ ہی ابا جان نے۔ ابا جان بجائے گھر تشریف لانے کے سیدھے بیت الذکر چلے گئے۔ مغرب کی عبادت ادا کرنے کے بعد گھر تشریف لائے۔ ہر ایک شخص کی آنکھوں سے ان گنت آنسو بہہ رہے تھے مگر میرے ابا جان کا رنگ سرسوں کے پھولوں کی طرح زرد تھا۔ مگر کمال حوصلہ کے ساتھ سب کو تسلی اور صبر کی تلقین کر رہے تھے۔ امی جان کو فرمایا کہ یہ تمام عورتیں جو روتی ہوئی آتی ہیں بٹھا کر ان کو مسعود احمد کی باتیں سنائیں۔ امی جان نے کہا کہ میرا مسعود تو چھ سال سے مجھ سے جدا ہو گیا ہوا ہے میں کون سی بات سناؤں اس پر ابا جان نے بڑی ہی درد بھری مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا۔ مجھے تو جو مسعود احمد نے پہلے دن ابا کہنا سیکھنے پر ابا کہا تھا وہ بھی اس طرح یاد ہے۔ گویا آج ہی کہا ہے۔ ایک دفعہ میں نے بہت ہی تڑپ کر عرض کیا۔ ابا جان میں تو بھائی جان سے سخت ہی اداس ہوں۔ مجھے بھائی جان بہت ہی پیارے تھے۔ تو ابا جان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمانے لگے وہ تھا تو بہت ہی پیارا مگر خدا سے زیادہ نہ وہ ہم کو پیارا تھا اور نہ خدا تعالیٰ کو وہ ہم سے کم پیارا تھا۔ اکثر فرماتے۔ میرے دل میں درد سے بالکل اسی طرح لہریں اٹھتی ہیں جس طرح سمندر میں مگر میں ان درد کی لہروں کو سمندر کے کناروں کی طرح واپس بھیج دیتا ہوں۔

خدا تعالیٰ نے جس طرح ابا جان کو حسن صورت سے نوازا تھا اسی طرح حسن سیرت اور حسن قرات سے بھی۔ جب بھی ربوہ تشریف لاتے اور گولبازار والی بیت میں عبادت ادا کرنے کے لئے جاتے تو احباب ابا جان کو امامت کروانے کے لئے اکثر مجبور کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسیع علم کے خزانوں سے نوازا تھا۔ اردو اور انگلش دونوں خط بہت ہی پیارے اور شاندار تھے۔ اس طرح معلوم ہوتا گویا کہ موتی پروئے ہوئے ہیں۔ ابا جان نے اپنی اولاد ہی نہیں بلکہ اپنے پوتوں کی تحریر کی اصلاح کی طرف بھی خاص توجہ دی مجھے یاد ہے بچپن میں مجھے ایک دن میں کئی کئی بار تختی لکھنی پڑتی تھی۔ لفظ ابا جان بعض دفعہ لکھ دیتے اور ہمارے ہاتھ میں قلم پکڑوا کر اس کے اوپر خود پھیرتے۔

ابا جان فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا مجھ پر ساری زندگی خاص فضل رہا اور وہ خود میرے ہر کام میں راہنما بنا رہا ہے۔ میں نے ساری زندگی اپنی سروس وغیرہ حاصل کرنے کے لئے ایک بھی درخواست نہیں دی۔ جب زمیندارہ ہائی سکول سے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے آپ ریٹائر ہوئے تو دوسرے ہی مہینے ابا جان کو دھوریہ ضلع گجرات کے ہائی سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر کام کرنے کے لئے مجبور کیا گیا۔ ان ہی دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے رؤیا مبارک میں دیکھا کہ آپ حضرت ام ناصر والے مکان میں تشریف فرما ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ گویا کسی کے منتظر ہیں۔ اتنی دیر میں سیڑھیاں چڑھنے کی آواز آپ کو آئی اور دروازے میں سے ایک ہاتھ مصافحے کے لئے آگے آیا۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے فوراً وہ ہاتھ پہچان لیا کہ یہ ہاتھ چوہدری رحمت خان صاحب کا ہے جو ضلع گجرات کے ایک گاؤں دھیر کے میں رہتے ہیں۔ میں نے ہاتھ پکڑ کر آگے کھینچ لیا۔ اور پھر حضرت صاحب نے نام کی تعبیر بتاتے ہوئے فرمایا۔ چوہدری کا لفظ بڑائی کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے ان کے نام کا مطلب ہے "بہت بڑی رحمت" اس کے بعد ابا جان حضرت صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے ربوہ تشریف لے گئے۔ مکرم و محترم مرزا مبارک احمد صاحب بھی ساتھ تھے جس وقت ابا جان حضرت صاحب کے پاس گئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ مبارک احمد چوہدری صاحب بڑے کام کے آدمی ہیں۔ انہوں نے 1922ء میں قادیان میں مجھ سے بڑی محنت سے درس لیا ہے۔ اس سے کوئی اعلیٰ سا کام لو۔ ان کو باہر بھیجو۔ میں نہیں پسند کرتا کہ باہر جوان جوان لڑکے دعوت الی اللہ کے لئے جائیں۔ چنانچہ اس دن سے پاسپورٹ کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ اور ابا جان 22۔اکتوبر 1960ء کو لندن مشن کے انچارج کی حیثیت سے تشریف لے گئے۔ انگلینڈ میں خدا تعالیٰ نے اپنے نیک بندے کو نمایاں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور کئی عیسائی احمدی ہوئے۔ 11۔اپریل 1964ء پونے چار سال بعد کامیاب و کامران واپس تشریف لائے۔ تقریباً تین چار مہینے گھر پر رہے کہ حضرت صاحب کا حکم احمدیہ ہوسٹل میں جا کر چارج سنبھالنے کا ملا۔

آخری دم تک ایک کامیاب اور بہترین سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے کام کیا۔ اس کامیابی میں ان کی شفقت کے پہلو کا نمایاں حصہ ہے۔ چونکہ ساری عمر طلباء کے ساتھ نبٹنے میں گزری تھی اس لئے ابا جان نوجوانوں اور بچوں کی نفسیات کو خوب جانتے تھے۔ ہمیشہ بورڈران کو اپنی اولاد کی طرح سمجھا اور ہمیشہ ہی بورڈران بھی ابا جان محترم کو بمنزلہ باپ سمجھ کر نہایت ہی عزت و احترام سے پیش آئے۔

ابا جان کو خدا تعالیٰ نے رؤیا صادقہ سے نوازا تھا۔ جو بھی خواب دیکھتے حقیقت میں پورا ہو جاتا۔ لندن کے قیام کے دوران میں ایک رات ابا جان آخر شب کی عبادت سے فارغ ہو کر لیٹے تو آنکھ لگ گئی آپ نے دیکھا کہ ایک پوسٹ مین آیا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک خط ہے۔ جس پر انگلش میں لکھا ہوا ہے۔

"مسعود احمد چوہدری پاس ہو گیا ہے۔"

ابا جان کی آنکھ کھل گئی اور میرے بھائی جان مسعود احمد خاں صاحب جو پاس ہی فجر کی تیاری میں مصروف تھے سے فرمایا۔ مسعود احمد تم انجنیئرنگ کے امتحان میں پاس ہو گئے ہو۔ میں نے خواب دیکھا ہے۔ جب دونوں باپ بیٹا عبادت سے فارغ ہوئے تو کچھ دیر بعد ڈاکیہ آیا ابا جان نے اس ڈاکیے کو پہچان لیا۔ چنانچہ اس نے کارڈ دیا جو یونیورسٹی کی طرف سے تھا جس سے بھائی جان کو کامیابی کی اطلاع دی گئی تھی۔

اللہ تعالیٰ اپنے اس نیک بندے کی دعائیں بھی بہت سنتا تھا۔ ابا جان کو خدا تعالیٰ پر پورا پورا توکل تھا۔ میری اپنی آنکھوں کے سامنے کئی ایسے واقعات پیش آئے جن میں خدا تعالیٰ نے ابا جان کی معجزانہ رنگ میں مدد فرمائی۔ دو تین سال پہلے کا واقعہ ہے۔ ابا جان اور میں نے لاہور سے دھیر کے آنا تھا۔ ہم دونوں کے درمیان فیصلہ ہوا کہ ابا جان اپنے ہوسٹل سے یونیورسٹی آجائیں گے اور وہاں سے مجھے لے کر (کیونکہ ان دنوں میں ایم۔اے میں پڑھتی تھی) اڈہ پر آجائیں گے۔ اور ابا جان کا نوکر سامان لے کر سیدھا اڈہ پر پہنچ جائے گا۔ دوسرے دن عید تھی۔ رش اتنا تھا کہ ہم دونوں باپ بیٹی ضلع کچہری کے پاس بہت دیر کسی رکشہ ٹیکسی کے انتظار میں کھڑے رہے۔ شام ہونے کا بھی ڈر اور گجرات سے دھیر کے پہنچنے کا بھی فکر۔ میں نے گھبرا کر کہا۔ ابا جان آج تو کچھ نہیں ملے گا۔ کیسے گھر پہنچیں گے۔ اس پر بڑی ہی پیاری مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا (اللہ ہمارے ساتھ ہے) ابھی پوری طرح ابا جان نے یہ جملہ ادا بھی نہیں کیا تھا کہ ایک بالکل نئی کار ہمارے پاس آکر رکی۔ ہم نے سمجھا کہ سگنل روکنے کے لئے ہو گیا ہے اس لئے یہ کار ٹھہر گئی ہے۔ مگر کار میں سے ایک شخص نکلا بڑے باادب طریقہ سے سلام کیا اور کہا کہ آپ نے کہاں جانا ہے۔ گاڑی میں بیٹھیں۔ ابا جان نے جواب دیا۔ جانا تو اڈہ تک ہے رش کی وجہ سے کوئی رکشہ وغیرہ نہیں مل رہا۔ وہ شخص مسکرانے لگا اور کہنے لگا اڈہ سے پھر گجرات ہی جانا ہے نا۔ چوہدری صاحب آپ نے اپنے شاگرد کو نہیں پہچانا۔ میں ہوں آپ کا شاگرد۔ میں امریکہ گیا ہوا تھا۔ حال ہی میں واپس آیا ہوں اور اب اس اعلیٰ عہدہ پر آپ کی دعاؤں اور نصیحتوں کے نتیجہ میں ہوں۔ جب اس نے اپنا نام بتایا۔ ابا جان کو سب یاد آ گیا۔ کار چلاتے ہوئے اس نے کندھا ابا جان کے آگے کر دیا۔ اور کہا چوہدری صاحب ایک دفعہ تھپکی تو دیدیں۔ اس نے گجرات عید کے لئے جانا تھا۔ ہم نے اڈے سے نوکر کو ساتھ لیا اور بروقت دھیر کے پہنچ گئے۔

اسی طرح ایک اور موقع پر میں اور ابا جان لاہور سے گھر آ رہے تھے۔ ٹکٹ ہمارے گجرات کے تھے۔ مگر جب وزیر آباد پہنچے تو ابا جان نے کہا کہ بہتر ہو کہ ہم کٹھالہ میں اتر جائیں۔ اس طرح ہم کم وقت میں دھیر کے پہنچ جائیں گے۔ مگر یہ گورنمنٹ والوں کی بس ہے۔ یہ راستے میں کھڑی نہیں کرتے۔ پچھلی سیٹ پر اتفاقاً کوئی پرانا شاگرد بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کہنے لگا۔ مجال ہے کنڈیکٹر کھڑی نہ کرے۔

ابا جان نے ہنس کر جواب دیا۔ بجائے اس کو کہنے کے میں کیوں نہ اپنے مولیٰ سے دعا کروں۔

ابا جان نے میرے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے دعا کی۔ خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھئے۔ جہاں ہمارا اترنے کا ارادہ تھا وہاں گاڑی کا پھاٹک تھا۔ بس اچانک کھڑی ہو گئی کیونکہ پھاٹک بوجہ گاڑی آنے کے بند تھا۔ ہم آرام سے نیچے اتر گئے۔

ابا جان دھیر کے کی تو زینت تھے۔ جب بیت سے عبادت پڑھ کر آ رہے ہوتے گلیوں میں لوگ احتراماً کھڑے ہو جاتے۔ اپنی جماعت کے لوگ تو خیر غیراز جماعت لوگ بھی بے حد عزت کرتے۔ بہت سخت مذہبی تعصب رکھنے والے لوگ بھی ابا جان کی امامت میں عبادت ادا کر لیتے۔ اکثر غیراز جماعت لوگ کہتے کہ احمدیت سچی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ چوہدری صاحب جیسے بزرگ اور عقلمند شخص غلطی پر نہیں ہو سکتے۔ مگر ان کمزور ایمان والوں کے قبول احمدیت کی راہ میں اتنے چندوں کی ادائیگی مانع ہو جاتی۔

عبادت ہمیشہ باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرتے اگر بارش وغیرہ ہو جاتی اور دھیر کے آئے ہوئے ہوتے اور راستہ خراب ہونے کی وجہ سے بیت الذکر نہ جا سکتے تو ابا جان مجھے ساتھ کھڑا کر لیتے اور عبادت باجماعت ادا فرماتے۔ ساتھ ہی فرماتے کہ جب بھی تمہارے ساتھ کھڑے ہو کر عبادت پڑھتا ہوں تو عزیزم مسعود احمد یاد آجاتا ہے۔ کیونکہ لندن کے قیام کے دوران بعض اوقات برف پڑنے کے موسم میں ہم دونوں اکیلے ہی باجماعت عبادت ادا کر لیا کرتے تھے۔ ابا جان احمدیت کا صحیح نمونہ تھے۔

ابا جان ہمیشہ دعا کرتے کہ خدا تعالیٰ مجھے چلتا پھرتا ہی لے جائے۔ خدا تعالیٰ نے یہ دعا بھی قبول فرمائی۔ 22 جولائی کو احمدیہ ہوسٹل موسم گرما کی چھٹیوں کے لئے بند کر کے ربوہ تشریف لائے۔ یکم کو وقف عارضی کے لئے دھیر کے آنا تھا۔ 29 جولائی کی رات پونے بارہ بجے ہارٹ فیل ہو جانے سے اپنے خدا کے حضور پہنچ گئے۔ دو دن پہلے حضرت صاحب سے ملاقات کر کے آئے تھے۔ حضرت صاحب نے اس دن کراچی تشریف لے جانا تھا۔ ابا جان کی وفات نے روک لیا۔ حضرت صاحب نے خود جنازہ پڑھایا جس میں سینکڑوں احباب شامل تھے۔ 30 جولائی کو میرے پیارے ابا جان رات ساڑھے دس بجے ہمیشہ کے لئے کئی من مٹی کے نیچے دفن کر دیئے گئے۔ ابا جان کی وفات کے متعلق کافی لوگوں نے خواب دیکھے ہوئے تھے۔ ہمارے ایک عزیز ہیں انہوں نے اسی رات دیکھا تھا کہ دو کرسیاں پڑی ہیں ایک اونچی اور ایک نیچی۔ ایک پر حضرت امام جماعت الثانی تشریف فرما ہیں۔ اتنی دیر میں ابا جان آئے اور چھوٹی کرسی پر ابا جان بیٹھ گئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا رحمت اللہ آپ آ گئے۔ ابا جان نے جواب دیا جی۔ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ وہ عزیز کہتے ہیں کہ میں نے خواب سے بیدار ہو کر عبادت پڑھی اور ارادہ کیا کہ فون کروں کہ چوہدری صاحب کیسے ہیں مگر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بجی اور چوہدری صاحب کی وفات کی اطلاع مجھے مل گئی۔

ہزاروں اور لاکھوں رحمتیں ہوں اللہ کی اس رحمت پر۔ خدا تعالیٰ ابا جان کے درجات کو بلند سے بلند کرتا جائے اور دونوں باپ بیٹے کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اس نہ ختم ہونے والے مضمون کو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ایک شعر کے ساتھ ختم کرتی ہوں۔ یہی شعر میں نے اس وقت پڑھا تھا جس وقت ابا جان عارضی جدائی دے کر دعوت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

انڈونیشیا میں کرنسی کا بحران

موجودہ سرمایہ دارانہ نظام جسے اوپن مارکیٹ کا پرکشش لفظ دے کر اس کو مقبول بنانے کی کوشش کی گئی ہے کس طرح سے ناکامی کا شکار ہو رہا ہے اس کا اندازہ اس خبر سے ہو سکتا ہے کہ ایشیائی ممالک میں کرنسی کے پیدا شدہ بحران کی صورت حال پر امریکی صدر کلنٹن نے انڈونیشیا کے صدر سوہارتو سے ٹیلی فون پر بات چیت کی- اس صلاح و مشورہ کے نتیجے میں ایک امریکی وفد انڈونیشیا جائے گا- وائس آف امریکہ کے مطابق صدر کلنٹن نے صدر سوہارتو کو بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی قراردادوں پر عمل کرنے کو کہا ہے دوسری طرف سوہارتو نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آئی ایم ایف کی تیار کردہ اصلاحات کی حمایت کریں گے- امریکہ سے ایک بین الاقوامی ماہرین اقتصادیات کا گروپ انڈونیشیا کے لئے روانہ ہو رہا ہے تاکہ اس ملک کو کرنسی کے بحران سے بچانے کے پروگرام پر عمل درآمد کیا جا سکے- دریں اثناء جاپان نے بھی انڈونیشیا میں اقتصادی اصلاحات کے حوالے سے امریکہ کی حمایت کا اعلان کیا ہے- انڈونیشیا میں ڈرامائی شکل اختیار کرنے والے مالی بحران پر قابو پانے کے سلسلے میں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ اور امریکہ نے بھی تعاون کرنا شروع کر دیا ہے- اس کے نتیجے میں انڈونیشیا کے روپے کی قیمت میں 20 فیصد اضافہ ہو گیا ہے اور اس کے نتیجے میں جنوب مشرقی ایشیا کے دیگر ممالک کی کرنسیوں میں کمی رک گئی ہے-

حال ہی میں جنوبی کوریا کے اقتصادی بحران پر قابو پانے کے لئے آئی ایم ایف نے ریکارڈ مالیت کا قرضہ دیا ہے- جنوبی کوریا اور انڈونیشیا صنعتی اور اقتصادی اعتبار سے مضبوط ممالک شمار ہوتے ہیں- جب اتنے مضبوط ممالک کی اقتصادیات کا یہ حال ہے تو غریب ممالک کا کیا حال ہو گا؟ یہ ساری صورت حال اس بات کی مظہر ہے کہ فری مارکیٹ کا سرمایہ دارانہ نظام اپنی حتمی ناکامی کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے-

○○○

سوئٹزرلینڈ کے ذریعے ایران کو مذاکرات کی دعوت

ایک امریکی اخبار کی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ امریکہ نے گزشتہ سال اعتدال پسند ایرانی صدر محمد خاتمی کے عہدہ صدارت سنبھالنے کے فوراً بعد ایران کے ساتھ براہ راست اور روبرو مذاکرات کی تجویز پیش کی تھی- وائس آف امریکہ نے واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے حوالے سے کہا ہے کہ تہران میں مقیم سوئٹزرلینڈ کے سفیر نے ایرانی عہدیداروں کو امریکہ کے مذاکرات کے بارے میں تحریری تجویز دی تھی- رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان امریکی عہدیداروں کی طرف سے پیش کردہ تجویز پر ایرانی ردعمل کے بارے میں کوئی رائے نہیں دی- رپورٹ میں ان امریکی عہدیداروں کے نام خفیہ رکھے گئے ہیں-

ادھر واشنگٹن کے ترجمان نے اخبار واشنگٹن پوسٹ کی اس خبر کی تردید کی ہے نہ تصدیق ابھی تین دن پہلے ایرانی صدر محمد خاتمی نے سی این این کے ساتھ انٹرویو میں حکومت کی بجائے امریکی عوام سے مکالمے کی تجویز پیش کی تھی-

○○○

مقبوضہ کشمیر میں ایک اور مسجد کی بے حرمتی

مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت سری نگر میں بھارتی فوج نے ایک اور مسجد کی بے حرمتی کر کے مسجد کے خطیب سمیت 32 نمازیوں کو گرفتار کر لیا- راجوری اور پونچھ میں بھارتی قابض فوجوں کے ہاتھوں تین خواتین کی بے حرمتی کے خلاف مکمل ہڑتال رہی- اور احتجاجی مظاہرے کئے گئے- مظاہرین پر فوج کی اندھا دھند فائرنگ سے دو افراد شہید اور کئی زخمی ہوئے- وادی کے مختلف مقامات پر بھارتی فوج نے لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی عائد کر دی ہے- سری نگر میں بم دھماکوں میں 32- افراد زخمی ہو گئے- مجاہدین اور فوج کے درمیان جھڑپوں کے نتیجے میں سات بھارتی فوجی ہلاک اور 5 حریت پسند شہید ہو گئے- مقبوضہ جموں و کشمیر میں حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپیں جاری ہیں خواتین کی بے حرمتی اور خانقاہوں کو نذر آتش کرنے کے خلاف احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ شہروں سے نکل کر دور دراز کے قصبوں اور دیہاتوں تک پھیل گیا ہے- پونچھ سرکٹ میں فوج کی مظاہرین پر اندھا دھند فائرنگ سے دو مجاہد شہید اور پانچ شہری زخمی ہو گئے- راجوری کے دونوں اضلاع میں خونی لکیر کے قرب و جوار میں شام پانچ بجے سے لے کر صبح سات بجے تک کا کرفیو فوری طور پر نافذ کر دیا گیا ہے دو سے زیادہ افراد کے اکٹھے چلنے پھرنے پر پابندی لگا دی گئی اور خلاف ورزی کرنے والوں کو دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم دے دیا گیا-

○○○

ہانگ کانگ کا "برڈ فلو"

ہانگ کانگ میں برڈ فلو کی موذی بیماری کے پیش نظر حفاظتی اقدامات کے طور پر حکام نے ایک مرکزی ذبح خانہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے- واضح رہے کہ خاص طور پر یہ مرغیوں کی بیماری ہے اور اب تک چار انسانوں کی جان لے چکی ہے- یہ بات صحت کے حکام نے بتائی- حکام نے کہا ہے کہ ابھی تک یہ صرف ایک آئیڈیا ہے اس کے علاوہ اس مسئلے کے دوسرے حل پر بھی غور کیا جا رہا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ بطخوں کو بھی ذبح کر دیا جائے- جن میں اس موذی ایچ پانچ وائرس کے نشانات ملے ہیں-

ہانگ کانگ کے ایک ہسپتال کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ 779 مریضوں میں سے جو انفلوائنزا میں مبتلا تھے 74 مریضوں کے برڈ فلو وائرس کے ٹیسٹ کئے جا چکے ہیں- تاہم ان میں سے کسی میں بھی ایچ پانچ وائرس نہیں ملا- تاہم ابھی مزید حفاظتی اقدامات کی ضرورت ہے- حکام نے اس مقصد کے پیش نظر مارکیٹوں کی صفائی شروع کرا

سید ظہور احمد شاہ

فرسٹ ایڈ

موجودہ دور میں زندگی گذارنے کے لئے بے شمار سہولتیں حاصل ہو گئی ہیں- جن سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے اور ان کے استعمال سے نہ صرف وقت کی بچت ہوتی ہے بلکہ زندگی آسان تر بھی ہو جاتی ہے- بجلی اور گیس وغیرہ ان کی واضح مثالیں ہیں- لیکن ان کے استعمال کے دوران بعض اوقات بہت سارے حادثات بھی پیش آجاتے ہیں- مثلاً اگر آپ سردیوں کے موسم میں رات کو گیس کا ہیٹر جلتا ہوا چھوڑ کر سو جائیں اور کسی وجہ سے گیس کی سپلائی کچھ دیر کے لئے منقطع ہو جائے تو ہیٹر بجھ جائے گا لیکن جب گیس کی سپلائی دوبارہ جاری ہوگی تو اس کمرے میں سونے والوں کے لئے انتہائی خطرناک صورت حال پیدا ہو جائے گی- اسی طرح عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بجلی کے پیڈسٹل پنکھے میں کسی نقص کی وجہ سے اس کے تمام حصوں میں بجلی کی رو آنی شروع ہو جاتی ہے اور جو شخص بھی ان جانے میں اسے ہاتھ لگائے گا اسے بجلی کا شاک لگے گا جو کہ جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے-

ایسے تمام مواقع پر اگر فرسٹ ایڈ فوری طور پر بہم پہنچ جائے تو مریض یا Victim مضروب کی جان بچائی جا سکتی ہے- لیکن بہت کم لوگوں کو علم ہوتا ہے کہ ایسی ایمرجنسی میں کیا کیا جانا چاہئے- اس سلسلے میں جو سب سے پہلے کرنے کے کام ہیں وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ بوقت ضرورت ان سے کام لیا جا سکے- اور کسی کی جان بچائی جا سکے-

سب سے پہلے مریض یا مضروب کے سانس کے سسٹم کو چیک کریں اور دیکھیں کہ آیا سانس کی آمد و رفت جاری ہے یا نہیں- سانس کے رک جانے کی وجہ گلے یا سانس کی نالی میں کوئی عارضی رکاوٹ بھی ہو سکتی ہے- سانس کا رک جانا زبان یا لعاب دہن وغیرہ کی زیادتی اور اس کا گلے میں جمع ہو جانا یا کسی چیز کے گلے میں پھنس جانے کی صورت میں واقع ہو سکتا ہے اگر ایسا ہے تو پہلے گلے کو اور سانس کی نالی کو صاف کریں اور اگر کوئی رکاوٹ ہو تو اسے دور کریں- اس کے بعد مصنوعی تنفس (Artificial Respiration) سے مریض کا سانس بحال کرنے کی کوشش کی جائے-

اس کے بعد دیکھیں کہ آیا نبض چل رہی ہے یا نہیں اگر نبض میں شدید بے قاعدگی ہو تو بھی مصنوعی تنفس کا عمل فائدہ مند ہو گا اور اس کو جاری رکھیں لیکن اس کے علاوہ (Cardio Pulmonary Resuscitation) کا عمل بھی دل کے عمل کو جاری رکھنے میں مدد دے گا- لیکن اس عمل کو ہر کوئی نہیں کر سکتا- بلکہ اس کی باقاعدہ ٹریننگ حاصل کی جانی چاہئے- اور ٹریننگ کے بغیر اس عمل کو کرنے کی کوشش میں نقصان ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے-

اگر مریض کا خون کسی جگہ سے تیزی سے بہہ رہا ہے یا اس نے زہر کھالی ہے یا کسی اور وجہ سے اس کی نبض بے قاعدہ یا بہت کم ہو گئی ہے تو یاد رکھئے کہ ہر لحظہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور مریض کو نہ صرف فوری فرسٹ ایڈ ملنی چاہئے بلکہ اسے فوراً ڈاکٹر کے پاس یا ہسپتال پہنچانے کا بندوبست کرنا چاہئے-

حادثہ کی صورت میں اگر مضروب کی کمر یا گردن میں شدید ضرب آئی ہو تو اس کو ہلانے جلانے کی کوشش سے اسے مزید نقصان پہنچ سکتا ہے- اس لئے ایسی صورت میں ڈاکٹر کا انتظار کیجئے- البتہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ مزید نقصان سے بچانے کے لیے اس کا اٹھانا ضروری ہے تو بھی انتہائی احتیاط سے کام لیں-

لیکن چونکہ اکثر حادثات معمولی ہوتے ہیں اس لئے آپ فوری طور پر مریض کو لٹا دیں- اور اسے سکون سے لیٹے رہنے کے لئے کہیں- اس کو ہلکی گرمی پہنچانے کی کوشش کریں- مثلاً کمبل سے یا گرم پانی والی ربڑ کی بوتل سے تاکہ اس کا جسم گرم رہے- لیکن حد سے زیادہ گرمی نہ پہنچائیں- اور مریض کو مناسب حد تک ہی گرم رکھنے کا بندوبست کریں- اگر مریض بے ہوش یا نیم بے ہوش ہو تو اس کو پانی دودھ یا اور کسی قسم کا مائع نہ دیں- کیونکہ ہو سکتا ہے ایسی حالت میں یہ مائع اس کی سانس کی نالی میں چلا جائے جو خطرناک ثابت ہو سکتا ہے- کسی بے ہوش شخص کو زور زور سے ہلانے یا اس کو ہوش میں لانے کے لئے کسی قسم کی ضرب لگانے سے بھی اجتناب کریں اور سب سے ضروری امر یہ ہے کہ آپ خود پرسکون رہیں اور مریض کو بھی پرسکون رکھنے کی کوشش کریں- مریض کو تسلی اور دلاسہ دیں- یہ بات اس کے خوف و ہراس اور گھبراہٹ کو کم کرے گی اور وہ محسوس کرے گا کہ وہ محفوظ ہاتھوں میں ہے-

اور اگر آپ سمجھیں کہ مریض کی حالت ایسی ہے کہ اسے فوری طور پر ڈاکٹر کے پاس یا ہسپتال پہنچانا ضروری ہے تو سب سے پہلے ڈاکٹر کو یا ہسپتال کو ایمبولنس بھجوانے کے لئے پیغام بھجوائیں- اور مریض کے مختصر حالات بتا کر ڈاکٹر کے مشورہ سے اور اس کے آنے سے پہلے کے وقفہ میں ضروری فرسٹ ایڈ دینے کی کوشش کریں-

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی ہے۔ حکام نے یہ خدشہ بھی ظاہر کیا ہے کہ یہ بیماری جس کا نام عرف عام میں ایچ پانچ این 1 ہے بین الاقوامی متعدی بیماری بن چکی ہے۔ اور ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک پہنچ سکتی ہے۔

دوسری طرف ویت نام نے اس بیماری کے خدشہ کے پیش نظر کئی ممالک سے پولٹری کی درآمد بند کر دی ہے۔ ان میں ہانگ کانگ بھی شامل ہے۔ حکام نے یہ اقدام انٹرنیشنل آرگنائزیشن آف ایپی ڈیمولوجی کے کہنے پر کیا ہے۔

○○○

خلیج میں امریکی فوج

عراق نے خلیج میں موجود امریکی فوج میں ہونے والے اضافے کو 1991ء میں خلیج کی جنگ کے خاتمے پر اقوام متحدہ کے ساتھ ہونے والے معاہدے کی کھلی خلاف ورزی اور کھلی بدمعاشی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس طرح سے امریکہ' عراق اور خلیج کے دوسرے ممالک پر فوجی طاقت کے بل بوتے پر عراقی عوام کو بھوک اور بیماریوں میں مبتلا رکھنا چاہتا ہے۔

○○○

الجزائر میں دہشت گردی

الجزائر میں دہشت گردوں کے تین تازہ حملوں میں 55-افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ سرکاری عہدیداروں نے تفاصیل بیان نہیں کیں لیکن مقامی اخباروں نے الزامات عائد کئے ہیں کہ یہ ہلاکتیں مسلح اسلامی تنظیم کے عسکریت پسندوں کی کارستانی ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق دو ہفتوں سے بھی کم عرصے میں ماہ رمضان کے آغاز سے اسلامی انتہا پسندوں کو قتل عام کی ان وارداتوں کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ ان واقعات میں ایک ہزار شہری ہلاک ہوئے ہیں۔ تازہ ترین واقعات ایسے وقت میں ہوئے ہیں جب یورپی اتحاد کی تنظیم ایک وفد کو حالات کا جائزہ لینے کے لئے الجزائر بھیجنے والی تھی۔

○○○

کینیڈا میں برف باری سے نقصان

کینیڈا کے مختلف علاقوں میں برفباری کے شدید طوفان کے نتیجے میں بڑے نقصان کا ابھی تک صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکا۔ گزشتہ روز برفباری سے متاثرہ علاقوں میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ تاہم کئی علاقوں میں بجلی بحال کر دی گئی ہے۔ اوٹاوا اور مانٹریال کے بعد اب مشرقی علاقوں میں بھی بجلی کی بڑی بڑی سپلائی لائنیں کام چھوڑ چکی ہیں ان علاقوں میں بھی ایمرجنسی نافذ کر کے امدادی کام شروع ہو چکے ہیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

الی اللہ کرنے کے لئے لندن مشن کے امام کی حیثیت سے تشریف لے گئے تھے۔

یہ نازش صد شمس و قمر تیرے حوالے
مولیٰ میرا نایاب پدر تیرے حوالے

○○○

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ رسول بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری مولا بخش صاحب (وفات یافتہ) ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ 107 سال کی عمر میں مورخہ 6-جنوری 1998ء کو اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ آپ مکرم محمد مالک خصر صاحب سابق صدر نصیر آباد ربوہ کی والدہ اور مکرم نوید احمد عادل صاحب مربی سلسلہ گیمبیا کی نانی تھیں۔ مکرم نوید عمران صاحب مربی سلسلہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 97-12-22 کو مکرم طاہر محمود صاحب ولد محمد احمد اشرف صاحب معلم وقف جدید کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت نومولود کا نام مباذر محمود عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد الیاس نمبردار آف 296 (ج-ب) جھاپور گوجرہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی عمر دے اور خادم دین بنائے۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

زیارت ربوہ واقفین نو
ضلع مردان

○ مورخہ 25-دسمبر 1997ء واقفین نو بچوں کا ایک وفد مردان اور سوات سے مکرم ریاض الدین صاحب سیکرٹری وقف نو کے ہمراہ ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں 40 بچے 30 خواتین اور 15 مرد شامل تھے۔ وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا۔

ربوہ قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ احمدیت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر اجتماعی دعا کی۔ نیز بیت المبارک' بیت الاقصیٰ' P.S کے دفاتر' دفتر وکالت وقف نو' دفاتر صدر انجمن احمدیہ و لائبریری کا وزٹ کیا اور ان سے متعلق معلومات حاصل کیں۔ وفد نے مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب (نائب وکیل وقف نو) کے ساتھ ملاقات کی' آپ نے بچوں کی دینی علوم سے آگاہی کا جائزہ لیا اور نصیحت کی کہ جو کچھ آپ نے یاد کیا ہے اسے عملاً اپنی زندگی کا اس طرح حصہ بنا لیں کہ وہ آپ کو بھولنے نہ پائے۔

وفد نے نمائش کا وزٹ کیا۔

بچوں اور ماؤں نے مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ (صدر لجنہ پاکستان) سے ملاقات کی۔ آپ نے بچوں سے تلاوت' نظمیں اور دیگر دینی معلومات سنیں اور انہیں نصائح فرمائیں۔ وفد نے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) سے بھی ملاقات کی۔ محترم حافظ صاحب نے وقف نو کی تحریک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اکرمو اولادکم کے مضمون پر روشنی ڈالی اور والدین اور واقفین نو بچوں کو نصائح فرمائیں۔ بچوں کا علمی و تربیتی جائزہ مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے لیا اور توجہ طلب امور کی طرف راہنمائی کی۔

وفد نے دریائے چناب کی سیر کی اور کشتی کی سواری سے لطف اندوز ہوئے۔ مورخہ 27-دسمبر کی شام وفد ربوہ کی نیک یادیں سمیٹے ہوئے واپس روانہ ہوا۔ انہیں دعا کے ساتھ الوداع کہا گیا۔

(وکالت وقف نو)

دعائیہ فہرست

○ ایسے افراد جو اپنا چندہ وقف جدید اس مبارک مہینہ میں ادا کریں گے ان کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں بغرض دعا بھجوائے جائیں گے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ اپنا چندہ وقف جدید ان بابرکت ایام میں ادا کر دیں۔ سو فیصدی ادائیگی کرنے والے احباب کے اسماء گرامی کی فہرست 25-رمضان تک دفتر وقف جدید میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(ناظم مال وقف جدید)

اظہار تشکر

○ امۃ الرؤف ہاشمی صاحبہ اپنی والدہ محترمہ کی وفات پر تعزیت کنندگان کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- جنوری- 1998ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مٹھی بھر شرپسند دہشت گردی کر رہے ہیں۔ آہنی ہاتھ سے نبٹیں گے۔ مومن پورہ کے سانحہ سے پوری قوم کو صدمہ پہنچا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف ارکان اسمبلی بھی کردار ادا کریں۔

○ بی بی سی نے سانحہ مومن پورہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نے سیاسی کامیابیاں حاصل کرلی ہیں۔ مگر دہشت گردی پر قابو نہیں پاسکی۔ دہشت گردی حکومت کے لئے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ بی بی سی نے کہا کہ بوندا باندی کے باوجود چند گھنٹوں کے اندر ڈی سی آفس لاہور کی عمارت کا بڑا حصہ سرکاری ریکارڈ سمیت جل گیا۔ ریڈیو تہران نے کہا ہے کہ بے گناہ لوگوں کے قتل عام جیسے واقعات کے ذمہ دار عناصر اپنے آپ کو مسلسل سچے مسلمان کہہ رہے ہیں۔

○ سانحہ مومن پورہ کے خلاف مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ اور غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ ملتان میں کئی احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ کراچی میں مشتعل ہجوم نے ویگن جلا دی۔ صوبائی دارالحکومت کو پولیس نے گھیرے میں لئے رکھا۔ پولیس نے مختلف شہروں میں چھاپے مارے اور گرفتاریاں کیں۔ فیصل آباد میں سپاہ محمد اور سپاہ صحابہ کے 29 کارکن لاہور میں پیر ناظم شاہ اور شاکر رضوی ایڈووکیٹ سمیت 150۔ افراد گرفتار کرلئے گئے سپاہ صحابہ کی قیادت روپوش ہو گئی۔ مولانا اکرم عابد سرگودھا سے گرفتار کرلئے گئے اور عارف والا میں پانچ افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

○ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ سانحہ مومن پورہ لاہور میں بے نگاہ انسانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والے درندوں کے بارے میں حکومت پنجاب کو اطلاع دینے والے کو دس لاکھ روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ اور ان دہشت گردوں میں سے کسی کو بھی گرفتار کرنے والے کو پچیس لاکھ روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ اطلاع دینے والے کا نام صیغہ راز میں رکھا جائے گا۔ متعلقہ ایس ایس پی' ڈپٹی کمشنر اور ڈی آئی جی کو اطلاع دی جائے۔

○ فرقہ واریت ختم کرنے کے لئے حکومت نے ملی یکجہتی کونسل سے مدد مانگ لی ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ اگرچہ امن قائم رکھنا صوبوں کی ذمہ داری ہے مگر جب بھی وہ ضرورت محسوس کریں وفاقی حکومت سے مدد مانگ سکتے ہیں۔ ملک کے خلاف سازش کرنے والے عناصر کے ہاتھ کچل دیئے جائیں گے۔

○ سانحہ مومن پورہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 25 ہوگئی ہے۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ خصوصی عدالتیں بننے کے باوجود فرقہ وارانہ تشدد بڑھا ہے۔ ایک آزاد مبصر کے حوالے سے بی بی سی نے کہا ہے کہ دہشت گردی کا مسئلہ ضیاء الحق کے مارشل لاء سے نمایاں ہوا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ انہوں نے معاشرے کو بہت کامیابی سے غیر سیاسی کردیا تھا۔ کیونکہ یہ ان کے حق میں جاتا تھا۔ غیر سیاسی ہو جانے کی وجہ سے جو خلا پیدا ہوا اس کو مذہبی عناصر نے اس لئے پر کیا کہ ضیاء الحق کی طرف سے ان کی سرپرستی کی جارہی تھی۔ اور ان کو وہ اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے استعمال کر رہے تھے۔

○ وزیر قانون واطلاعات نے کہا ہے کہ ہنگامہ کرنے والے 52۔ افراد کو شناخت کرلیا گیا ہے۔ اس سانحہ کے سلسلہ میں 200۔ افراد گرفتار ہو چکے ہیں۔ معاملات بہتر ہو جائیں گے۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ اعلیٰ حکومتی اداروں کے دفاتر بھی شرپسندوں سے محفوظ نہیں رہے۔ کچہریاں حکومتی وقار کی علامت ہوتی ہیں۔ ڈی سی آفس میں آتشزدگی سے بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔

○ لاہور بار ایسوی ایشن نے ضلع کچہری کے نذر آتش ہونے کے واقعہ پر نااہل ڈپٹی کمشنر کو فارغ کرکے مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کی مجرمانہ غفلت سے تاریخی عمارت اور 125 سالہ ریکارڈ جل گیا ہے۔ وقوعہ کے وقت کوئی افسر خود عدالت میں موجود نہ تھا۔ ریکارڈ جلنے کے بعد قبضہ گروپ نئے کاغذات تیار کروائیں گے جنہیں چیلنج نہیں کیا جاسکے گا۔

○ سابق گورنر پنجاب میاں محمد اظہر نے سانحہ مومن پورہ اور لاہور میں قومی املاک کو نقصان پہنچانے کی براہ راست ذمہ داری انتظامیہ کی مجرمانہ غفلت پر عائد کرتے ہوئے کہا کہ جو انتظامیہ ڈی سی آفس' پوسٹ ماسٹر جنرل آفس اور دیگر سرکاری املاک کا تحفظ نہ کرسکے اس سے امید رکھنا کہ عوام کے جان ومال کا تحفظ کرسکے گی خام خیالی ہے۔

○ انٹیلی جنس رپورٹ کے مطابق لاہور میں دہشت گردی کی واردات ڈیرہ غازی خاں جیل سے فرار ہونے والوں نے کی ہے۔

○ آڈیٹر جنرل نے دفاعی اخراجات قوم کے سامنے لانے کی سفارش کردی ہے۔ پاکستان کا سب سے زیادہ بجٹ دفاع کے لئے مختص کیا جاتا ہے۔

○ ایران نے لاہور میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعہ کو انتہائی افسوسناک قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان دہشت گرد گروپوں کے خلاف کارروائی تیز کرے یہ خالصتہ دہشت گردی کی واردات ہے۔ اسے شیعہ سنی اختلافات کے کھاتے میں نہیں ڈالنا چاہئے۔

○ سانحہ مومن پورہ لاہور کے سلسلہ میں پسرور میں بھی پولیس نے چھاپے مارے اور مساجد کے خطیبوں سمیت تین علماء کو گرفتار کرلیا ہے۔

○ ہائی کورٹ کے وکلاء نے جس کی صدارت شیخ ضیاء الدین احمد نے کی جنوبی پنجاب کے لئے علیحدہ ہائی کورٹ قائم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ملتان بنچ میں 2500 مقدمات زیر سماعت ہیں انہیں سلجھانے کے لئے ججوں کی تعداد بڑھائی جانی چاہئے۔

○ ڈیرہ اسماعیل خان میں دو مذہبی تنظیموں کے درمیان فائرنگ ہوئی۔ بازار میں ایک دوسرے کے پرچم نذر آتش کئے گئے۔ شہر میں فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھ گئی ہے۔

○ عید الفطر کی چھٹیاں 29 سے 31 جنوری تک کرنے کا سرکاری نوٹیفیکیشن جاری کردیا گیا ہے۔

○ تحریک جعفریہ کے قائد علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ فوری اقدامات نہ کئے گئے تو خانہ جنگی ہوسکتی ہے۔

○ سابق وفاقی سیکرٹری سلمان فاروقی کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ سے خارج کرنے کے مسئلے پر وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین اور چیئرمین احتساب سیل سینیٹر سیف الرحمان کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف وزیر اعظم نواز شریف کے سامنے شکایات کے انبار لگا دیئے ہیں۔

○ لاہور بار ایسوی ایشن کے انتخابات میں لاہور سمیت متعدد شہروں میں پیپلزپارٹی کے امیدواروں نے فتح حاصل کرلی ہے۔ وہاڑی میں تحریک انصاف کے امیدوار۔ ملتان میں آزاد امیدوار اور سیالکوٹ اور منڈی بہاؤالدین میں مسلم لیگ نے فتح حاصل کرلی۔ قبل ازیں سپریم کورٹ بار میں مسلم لیگ کو شکست ہو چکی ہے۔

○ پاکستان نے برطانیہ سے اس بات پر شدید احتجاج کیا ہے کہ ایٹمی سائنس میں تعلیم کے لئے پاکستانی طلباء کو ویزا نہیں دیا جارہا۔

○ سانحہ لاہور پر کراچی میں بھی ہنگامہ آرائی شروع ہوگئی۔ گلبہار 'انچولی' سوسائٹی اور جعفر طیارے کے علاقوں میں مشتعل افراد سڑکوں پر نکل آئے۔ ٹائر جلائے۔ پتھراؤ کیا۔ توڑ پھوڑ کی اور منی بس نذر آتش کردی۔ ہنگامہ آرائی کے بعد کشیدگی پھیل گی۔ پولیس اور رینجرز نے فوری طور پر مختلف علاقوں میں سڑکوں پر گشت شروع کردیا۔

○ پانچ مسلح ڈاکوؤں نے ساہیوال کے مجسٹریٹ رانا نصراللہ کو اغوا کرلیا۔ دو گھنٹے بعد چھوڑ دیا۔

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں
مکان یا پلاٹ کی خریداری کے لئے
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف
04524-589

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زود جام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
ٹی وی۔ گیزر۔ پنکھے۔ وی سی آر
بھی دستیاب ہیں
رابطہ۔ انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات
محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ